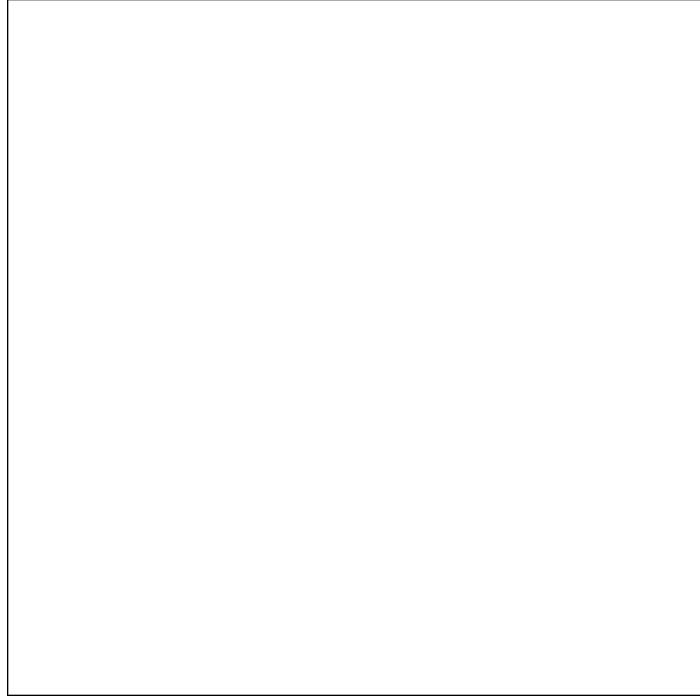




(imageless edition)

✎ Lesley Koyi, Ursula Nafula  
 Brian Wambi  
 Samrina Sana  
 Urdu  
 Level 3



وہ دن جنہیں تہی ہے پنہر کے تم کھو چھوڑا

# Storybooks Canada

[storybookscanada.ca](http://storybookscanada.ca)

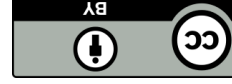
وہ دن جنہیں تہی ہے پنہر کے تم کھو چھوڑا

Written by: Lesley Koyi, Ursula Nafula

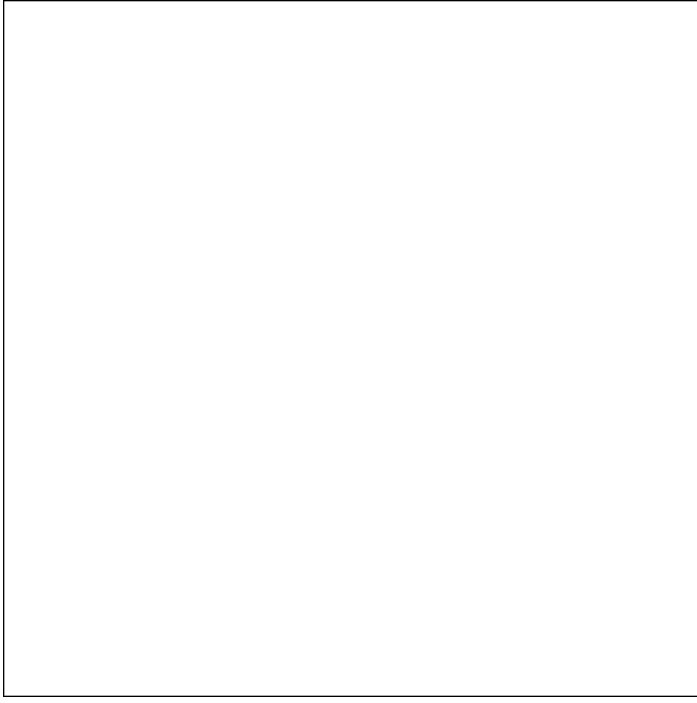
Illustrated by: Brian Wambi

Translated by: Samrina Sana

This story originates from the African Storybook ([africanstorybook.org](http://africanstorybook.org)) and is brought to you by Storybooks Canada in an effort to provide children's stories in Canada's many languages.

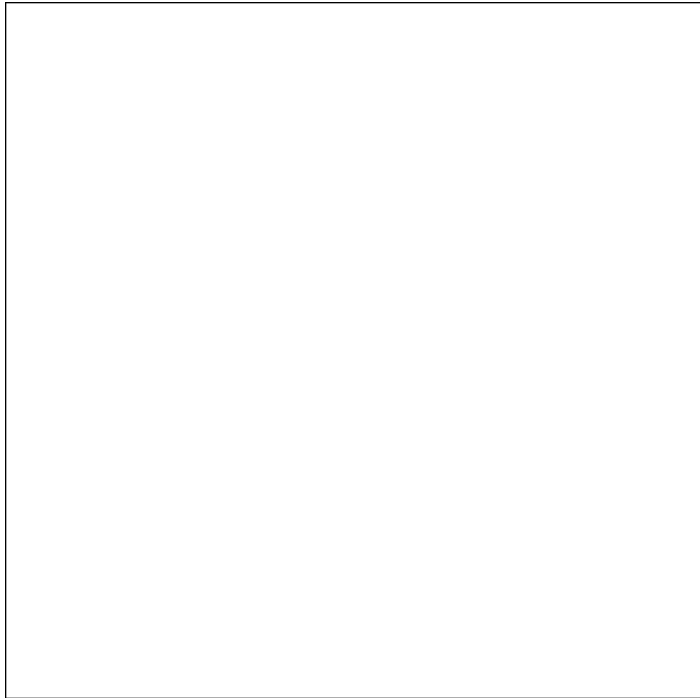


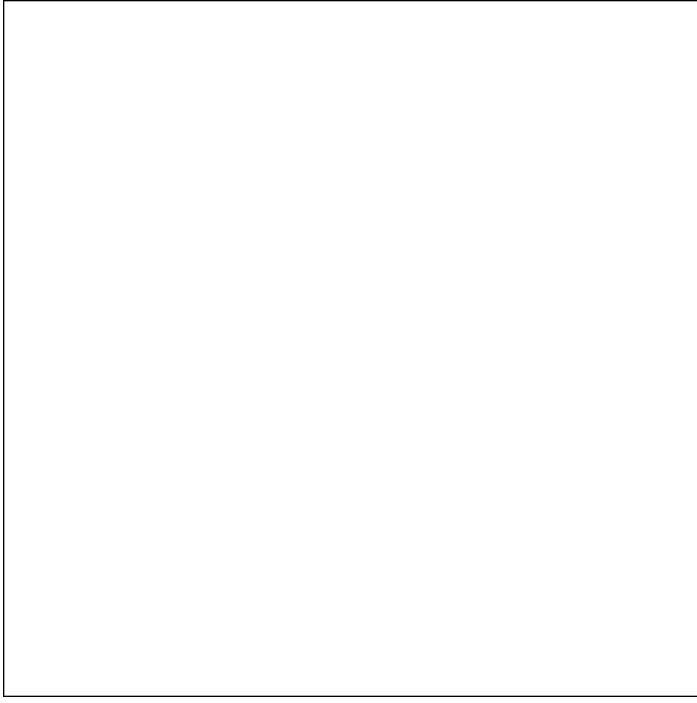
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.  
<https://creativecommons.org/licenses/by/4.0>



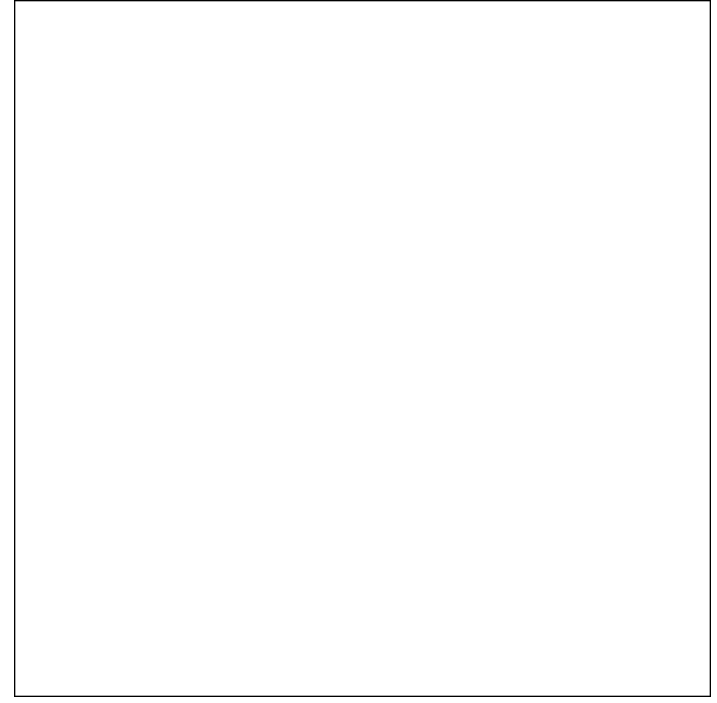
میرے گاؤں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی  
بسوں میں مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی سامان  
موجود تھا۔ کنڈکٹر اُن جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے تھے کہ بسیں  
کہاں جا رہی ہیں۔

- کھینچو؟ ڇا ٿو ڪري سگهجي؟  
 ڇا ڪو ڪم ڪري سگهجي ٿو؟



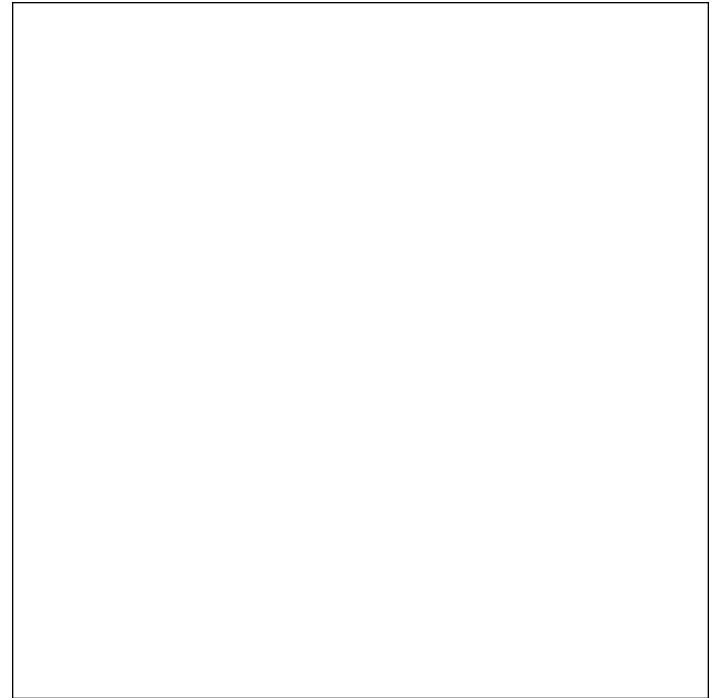


شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنا سامان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سامان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔



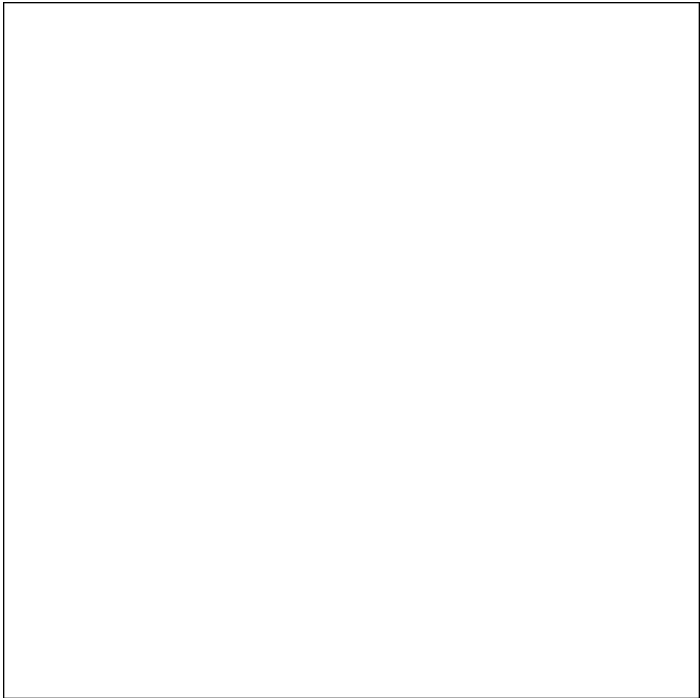
واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا راستہ اختیار کر لے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

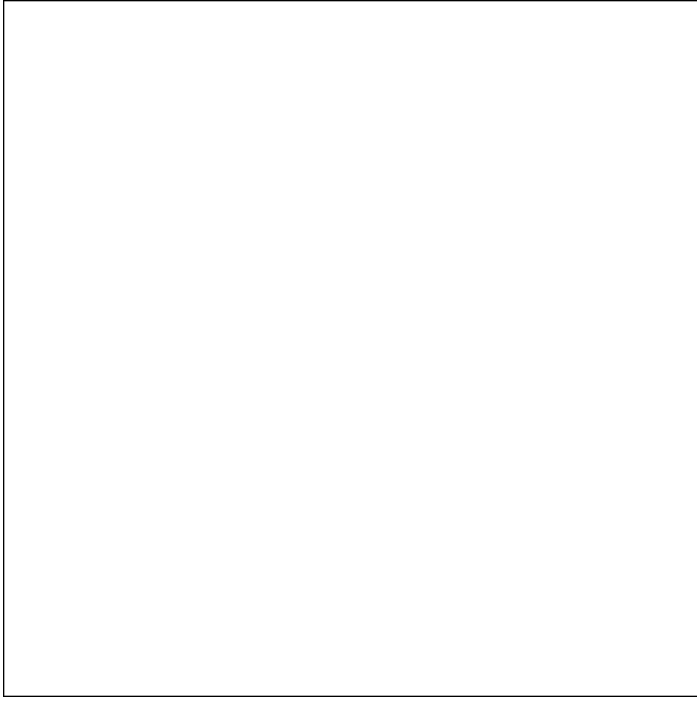
- دیواروں کو اچھا کرنے سے لے کر، اور اچھے، مستحق  
 اور اچھے بنانا ہے۔ اس سے لے کر، اور اچھے بنانا ہے۔  
 اور اچھے بنانا ہے۔ اس سے لے کر، اور اچھے بنانا ہے۔



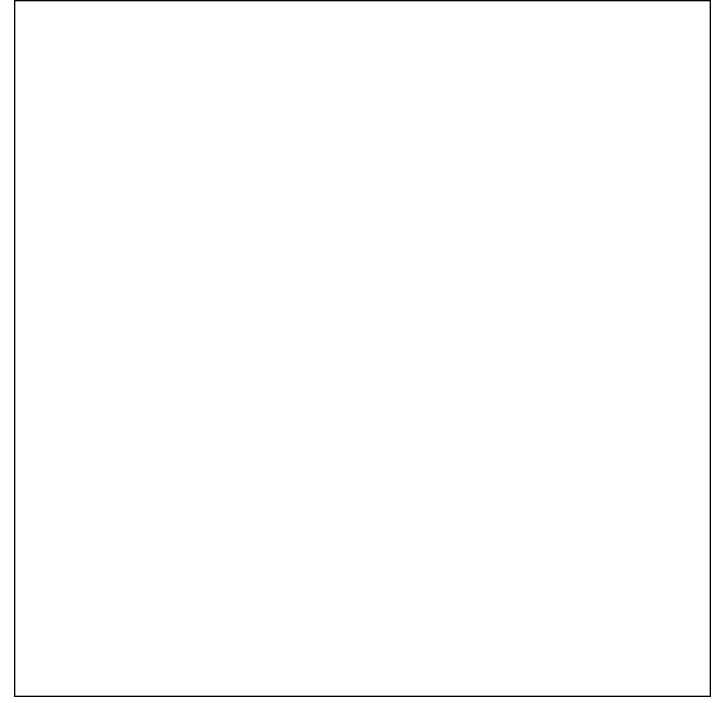
- آج کل کے لوگ

کے لیے نہیں رہے ہیں۔ اور اچھے بنانا ہے۔  
 اور اچھے بنانا ہے۔ اس سے لے کر، اور اچھے بنانا ہے۔  
 اور اچھے بنانا ہے۔ اس سے لے کر، اور اچھے بنانا ہے۔



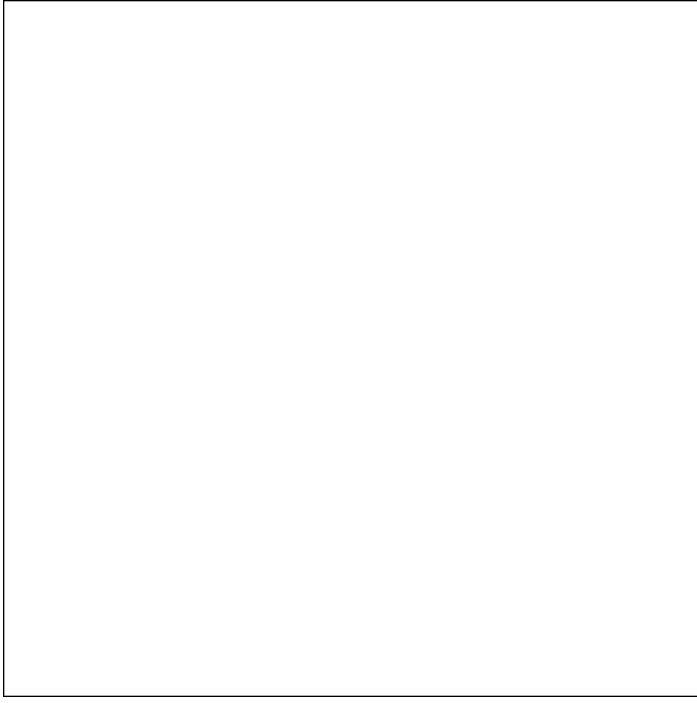


میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے  
آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا  
رکھا تھا۔ اُس نے پرانے جوتے پہنے تھے، ایک پھٹا ہوا کوٹ  
اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

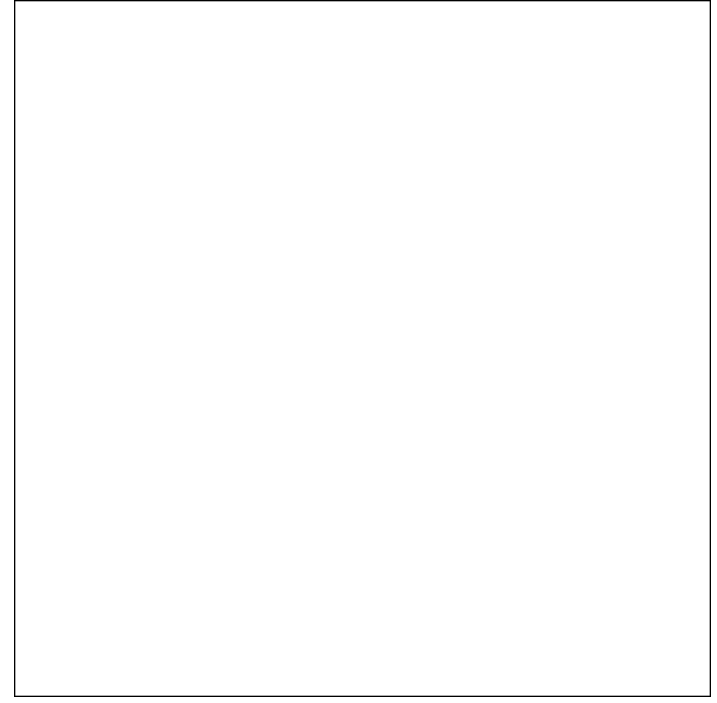


راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں  
میرے چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھی اُسے بڑبڑا رہا تھا جب  
میری آنکھ لگی۔





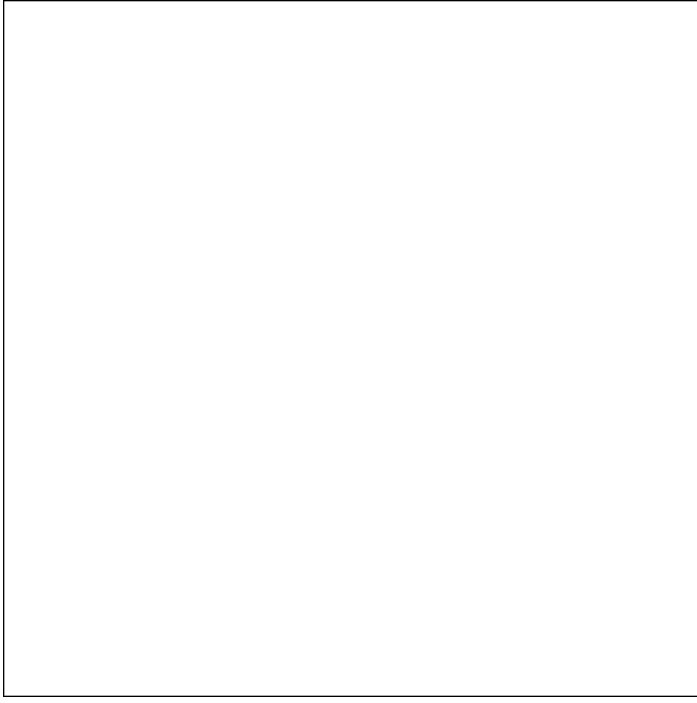
سامان مکمل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔ سامان بیچنے والے ابھی بھی دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سامان بیچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے پاس بیچنے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے مزاحیہ تھے۔



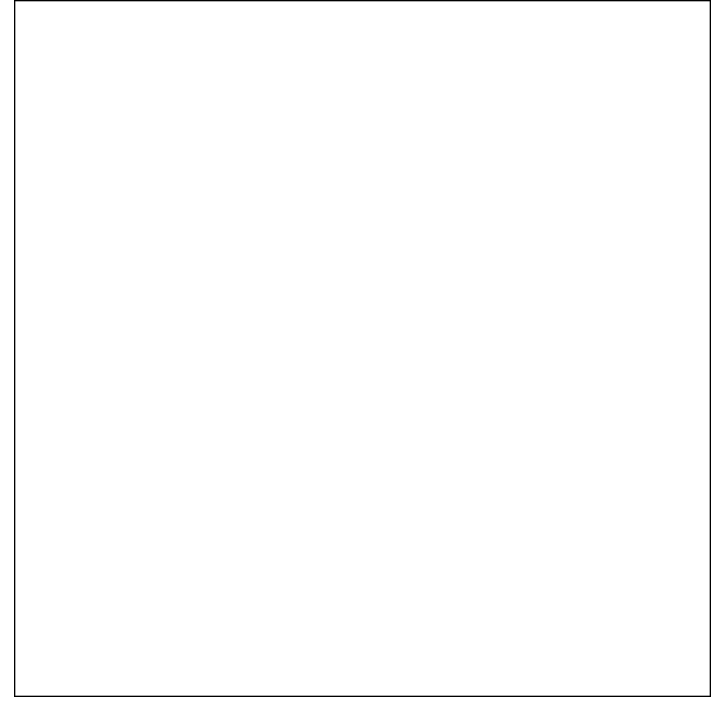
سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔







یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی  
تھیں لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جانے کے لیے تیار  
ہیں۔ کنڈکٹر سامان بچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر  
چلے جائیں۔



سامان بچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس سے  
باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے آخری  
وقت میں اپنی چیزیں بچنے کی کوشش کی۔